کیا مدین محض بستی کا نام ہے یا ایک قوم کا نام بھی مدین تھا؟

قرآنِ مجید کے حوالے سے اکثر تحریروں میں ''مدین'' کو محض ایک بستی تصور کیا جاتا ہے جہاں موسیٰ علیہ السلام مصر سے فرار کے بعد آٹھ دس سال مقیم رہے تھے۔ لیکن قرآنِ مجید کے مطالعہ سے واضح ہے کہ ''مدین'' محض ایک بستی کا نام نہیں بلکہ عاد اور ثمود کی طرح مدین بھی ایک قوم تھی۔

قرآنِ مجید میں رسولوں کو قوموں کی جانب بھیجنے کے متعلق اطلاع دینے کا انداز بیان یہ ہے:

(الف) لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِۦ ''ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اس کی قوم کی طرف بھیجا'' (الاعراف۔۵۹،ھود۔۲۵،المومنون۔۲۳،العنکبوت۔۱۴) إِنَّآ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِۦٓ ''ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا'' (حوالہ نوح۔۱)

(ب) وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ''اور عاد کی جانب ان کے بھائی ھود (علیہ السلام) کو''۔ (الاعراف۔۶۵،ھود۔۵۰)

خطاب رسولوں کو قوموں کی جانب بھیجنے کے متعلق ہو رہا ہے۔ ''ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ اور عاد کی جانب ان کے بھائی ھودؑ کو''۔ پہلے رسول کی قوم کا نام بھی وہی ہے جو ان کا اپنا نام ہے۔ لیکن بعد والی قوم کا نام رسول کے نام سے مختلف ہے۔ مختصر مگر جامع جملے میں واضح کر دیا کہ عاد ایک قوم کا نام تھا اور جیسے ھودؑ ان کا بھائی تھا یعنی انہی میں سے تھا ویسے ہی نوحؑ قوم نوح کا بھائی تھا یعنی انہی میں سے تھا۔ خطاب جاری ہے

(ت) وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَٰلِحًا ''اور ثمود کی جانب ان کے بھائی صالحؑ کو'' (الاعراف۔۷۳،ھود۔۶۱)۔

اس خطبے میں اب تک یہ بتایا گیا ہے ''ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ اور عاد کی جانب ان کے بھائی ھودؑ کو۔ اور ثمود کی جانب ان کے بھائی صالحؑ کو''۔ واضح ہے کہ ثمود ایک قوم کا نام تھا اور ان کی جانب ان ہی میں سے بھیجے جانے والے رسول صالح علیہ السلام تھے۔ انداز بیان میں کمال کا تسلسل اور ربط ہے۔

(ث) وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِۦٓ ''اور لوط (علیہ السلام)۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا'' (الاعراف۔۸۰)۔

خطاب میں تسلسل دیکھیں ''ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ اور عاد کی جانب ان کے بھائی ھودؑ کو۔ اور ثمود کی جانب ان کے بھائی صالحؑ کو۔ اور لوطؑ جب اس نے اپنی قوم سے کہا''۔ واضح ہے کہ اس قوم کا نام بھی وہی تھا جو رسول کا نام تھا یعنی قوم لوط اور لوط علیہ السلام انہی کے بھائی یعنی انہی میں سے تھے۔ ہم جو کچھ پڑھ رہے ہیں اگر پڑھنے کی بجائے تصور کریں کہ ایک خطبہ سن رہے ہیں تو آپ کو لہجے

کے اتار چڑھاؤ کا اندازہ بھی ہو جائے گا اور معنی اور مفہوم کا گہرائی تک ادراک ہو جائے گا۔ جو خطبہ ہم سن رہے ہیں اس میں اقوام کے بارے میں بیان ابھی جاری ہے۔

(ج) وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ''اور مدین کی جانب ان کے بھائی شعیبؑ کو''۔ (الاعراف۔۸۵،ھود۔۸۴)۔

لوط علیہ السلام کی باتیں بتانے کے بعد سلسلہ کلام کو اسی انداز میں جاری رکھا گیا ہے جیسے شروع سے اس موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی۔ ''ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ اور عاد کی جانب ان کے بھائی ھودؑ کو۔ اور ثمود کی جانب ان کے بھائی صالحؑ کو۔ اور لوطؑ جب اس نے اپنی قوم سے (خطاب میں یہ) کہا تھا۔ اور مدین کی جانب ان کے بھائی شعیبؑ کو''۔ اس طرح واضح ہے کہ مدین بھی ایک قوم کا نام تھا اور ان کی جانب ان ہی میں سے بھیجے جانے والے رسول شعیب علیہ السلام تھے۔

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا اور وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَٰلِحًا میں اگر عاد اور ثمود شہر نہیں بلکہ دو قوموں کے نام ہیں اور ان قوموں کے بھائی ھود اور صالح علیہم السلام ہیں تو وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا میں مدین کو قوم کی بجائے شہر سمجھنے کی منطق اور جواز کیسے میسر آ سکتا ہے؟ اور ویسے بھی کسی شخص کی شہر کے ساتھ بھائی کی نسبت نہیں ہوتی۔

قرآنِ مجید میں ان قوموں کی جانب بھیجے گئے رسولوں کی تکذیب کے متعلق اطلاع دینے کا انداز بیان یہ ہے:

(الف) قوم نوح علیہ السلام

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿١٠٥﴾ ''قوم نوح نے رسولوں کو جھٹلایا''۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٠٦﴾ ''جب ان سے ان کے بھائی نوحؑ نے کہا'' کیا تم ڈرتے نہیں؟

إِنِّى لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٠٧﴾ میں تمہارے لئے ایک امانت دار رسول ہوں۔

فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٠٨﴾ اس لئے (تم سے کہتا ہوں) اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ اور میں تم سے اس (راہ ہدایت بتانے اور سمجھانے) کی کوئی اجرت نہیں مانگتا

إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ٥ میرا اجر تو صرف جہانوں کے رب پر ہے''۔ (الشعراء۔۱۰۵۔۱۰۹)

(ب) قوم عاد۔ (جسے بعد میں قوم ھود بھی کہا گیا ہے)

كَذَّبَتْ عَادٌ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾ ''عاد نے رسولوں کو جھٹلایا''۔

إِذۡ قَالَ لَهُمۡ أَخُوهُمۡ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾ ''جب ان سے ان کے بھائی ھودؑ نے کہا'' کیاتم ڈرتے نہیں؟

إِنِّي لَكُمۡ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٢٥﴾ میں تمہارے لئے ایک امانت دار رسول ہوں۔

فَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٢٦﴾ اس لئے (تم سے کہتا ہوں) اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَآ أَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ أَجۡرٍ اور میں تم سے اس (راہ ہدایت بتانے اور سمجھانے) کی کوئی اجرت نہیں مانگتا۔

إِنۡ أَجۡرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ ۞ میرا اجر تو صرف جہانوں کے رب پر ہے'' (سورۃ الشعراء۔۱۲۳۔۱۲۷)

(ت) قوم ثمود۔ (جسے بعد میں قوم صالح بھی کہا گیا ہے)

كَذَّبَتۡ ثَمُودُ ٱلۡمُرۡسَلِينَ ﴿١٤١﴾ 'ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا''۔

إِذۡ قَالَ لَهُمۡ أَخُوهُمۡ صَـٰلِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٤٢﴾ ''جب ان سے ان کے بھائی صالحؑ نے کہا'' کیاتم ڈرتے نہیں؟

إِنِّي لَكُمۡ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٤٣﴾ میں تمہارے لئے ایک امانت دار رسول ہوں۔

فَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٤٤﴾ اس لئے (تم سے کہتا ہوں) اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَآ أَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ أَجۡرٍ اور میں تم سے اس (راہ ہدایت بتانے اور سمجھانے) کی کوئی اجرت نہیں مانگتا۔

إِنۡ أَجۡرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ ۞ میرا اجر تو صرف جہانوں کے رب پر ہے'' (سورۃ الشعراء۔۱۴۱۔۱۴۵)

(ث) قوم لوطؑ

كَذَّبَتۡ قَوۡمُ لُوطٍ ٱلۡمُرۡسَلِينَ ﴿١٦٠﴾ 'قوم لوط نے رسولوں کو جھٹلایا''۔

إِذۡ قَالَ لَهُمۡ أَخُوهُمۡ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٦١﴾ ''جب ان سے ان کے بھائی لوطؑ نے کہا'' کیاتم ڈرتے نہیں؟

إِنِّي لَكُمۡ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٦٢﴾ میں تمہارے لئے ایک امانت دار رسول ہوں۔

فَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٦٣﴾ اس لئے (تم سے کہتا ہوں) اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَآ أَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ أَجۡرٍ اور میں تم سے اس (راہ ہدایت بتانے اور سمجھانے) کی کوئی اجرت نہیں مانگتا۔

إِنۡ أَجۡرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ ۞ میرا اجر تو صرف جہانوں کے رب پر ہے'' (سورۃ الشعراء۔۱۶۰۔۱۶۴)

(ج) قوم مدین

كَذَّبَ أَصْحَـٰبُ لْـَٔيْكَةِ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿١٧٦﴾ ''بن کے اصحاب نے رسولوں کو جھٹلایا''۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾ ''جب ان سے شعیب (علیہ السلام) نے کہا'' کیا تم ڈرتے نہیں؟

إِنِّى لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٧٨﴾ میں تمہارے لئے ایک امانت دار رسول ہوں۔

فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٧٩﴾ اس لئے (تم سے کہتا ہوں) اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ اور میں تم سے اس (راہ ہدایت بتانے اور سمجھانے) کی کوئی اجرت نہیں مانگتا۔

إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ ٥ میرا اجر تو صرف جہانوں کے رب پر ہے'' (سورۃ الشعراء۔۱۷۶۔۱۸۰)۔

شعیب علیہ السلام نے انہیں اللہ سے ڈرنے کا کہا جس سے واضح ہے کہ کہنے کو تو وہ اللہ کو مانتے تھے لیکن اس کا خوف نہیں رکھتے تھے۔اپنے سے قبل دوسری قوموں کی طرف مبعوث فرمائے گئے رسولوں کی طرح من وعن انہی الفاظ میں شعیب علیہ السلام نے بھی قوم کو واضح کر دیا تھا کہ جہاں تک دنیاوی مفاد کا تعلق ہے انہیں ان سے کسی شئے کی طلب نہیں کیونکہ ان کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

فَقَالَ يَـٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ وَٱرْجُوا۟ ٱلْيَوْمَ ٱلْـَٔاخِرَ تو اس نے انہیں کہا'' اے میری قوم! اللہ کی بندگی کرو اور آخری دن پر امید رکھو وَلَا تَعْثَوْا۟ فِى ٱلْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ٥ اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو''۔(حوالہ العنکبوت۔۳۶)

ان پانچ قوموں یعنی قوم نوح، عاد یعنی ہود علیہ السلام کی قوم، ثمود یعنی صالح علیہ السلام کی قوم، قوم لوط اور قوم مدین یعنی شعیب علیہ السلام کی قوم کی جانب رسولوں کو بھیجنے اور ان کی تکذیب کے بیان کا انداز اور الفاظ سورۃ الاعراف اور سورۃ الشعراء میں ایک جیسے استعمال ہوئے ہیں۔ترتیب بھی وہی ہے۔ لیکن ایک فرق ہے کہ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ جس قوم مدین کی جانب شعیب علیہ السلام کو بھیجا گیا تھا انہیں رسولوں کی تکذیب کرنے کے حوالے سے أَصْحَـٰبُ لْـَٔيْكَةِ کہا گیا ہے۔اصحاب کے معنی اشخاص ہیں جو معاشرت کے حوالے سے ایک دوسرے سے منسلک ہوں اور ان میں کوئی قدر مشترک ہو۔جن اصحاب نے شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا ان کی قدر مشترک ٱلْأَيْكَةِ ہے۔اور یہ کیا ہے؟ ٱلْأَيْكَةِ ایک بستی تھی۔

وَإِن كَانَ أَصْحَـٰبُ ٱلْأَيْكَةِ لَظَـٰلِمِينَ ﴿٧٨﴾ ''اور ٱلْأَيْكَةِ کے اصحاب ظالم تھے''۔

اس بستی کی ایک مماثلت قوم لوط کی بستی سے تھی

فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿٧٩﴾

''اس لئے ہم نے انہیں بھی ان کے جرم کی سزا دے دی۔ اور یہ (إِنَّهُمَا) دونوں شہر کھلی راہ پر ہیں'' (الحجر۔۷۸۔۷۹)۔

قرآنِ مجید میں رسولوں کو جھٹلانے کے حوالے سے ان پانچ قوموں کا ذکر اکٹھے آتا ہے۔ شعیب علیہ السلام کی قوم مدین کو ایک مقام پر اگر أَصْحَٰبُ مَدْيَنَ کہا جاتا ہے تو دوسرے مقام پر انہی چار قوموں کے ذکر کے ساتھ انہیں أَصْحَٰبُ لْـَٔيْكَةِ کہا گیا ہے یعنی قومِ مدین کے اشخاص جو بستی ٱلْأَيْكَةِ میں آباد تھے (حوالہ الحج ۴۲۔۴۴ اور سورۃ ص ۱۲۔۱۳)۔ أَصْحَٰبُ لْـَٔيْكَةِ میں چونکہ اصحاب کو ایک بستی کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے اس لئے أَصْحَٰبُ مَدْيَنَ کے معنی بھی یہی لے لئے جاتے ہیں کہ ''بستی مدین میں بسنے والے لوگ'' اور پھر گمان کیا جاتا ہے کہ شعیب علیہ السلام دو مختلف بستیوں، قوموں کی جانب مبعوث ہوئے تھے۔ اور یہ الجھاؤ اس لئے ہوتا ہے کہ قرآنِ مجید میں ایک بستی کا ذکر ہے جس کا نام مدین ہے۔ موسیٰ علیہ السلام مصر سے فرار ہو کر وہیں پہنچے تھے۔ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ ''اور جب انہوں نے مدین کی طرف رخ کیا''۔ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ ''اور جب مدین کے پیاؤ پر پہنچے'' (حوالہ القصص۔۲۲۔۲۳)

کسی قوم کے مشترک قدر رکھنے والے لوگوں کیلئے بھی اصحاب ہی استعمال ہوا ہے۔ قرآنِ مجید میں ایک بستی میں بسنے والے لوگوں کو قوم بھی کہا گیا ہے اور پھر انہیں أَصْحَٰبَ ٱلسَّبْتِ کہا ہے۔ فرمایا:

وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ ٱلْقَرْيَةِ ٱلَّتِى كَانَتْ حَاضِرَةَ ٱلْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِى ٱلسَّبْتِ ''اور ان سے اس بستی کا حال پوچھو جو سمندر کے کنارے آباد تھی جب اس میں بسنے والے لوگ سبت میں حد سے نکل جاتے''۔ (حوالہ الاعراف۔۱۶۳)

وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ٱللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا

''اور جب ان کے ایک گروہ نے کہا'' تم کیوں اس قوم کو نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا جنہیں سخت عذاب دینے والا ہے؟'' (حوالہ الاعراف ۱۶۳)۔ اور اسی ''قوم'' کو سورۃ النساء کی آیت ۴۷ میں أَصْحَٰبَ ٱلسَّبْتِ کہا ہے

أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ أَصْحَٰبَ ٱلسَّبْتِ ''یا ان پر ایسے لعنت کر دیں جیسے اصحاب سبت پر لعنت کی تھی''

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ''اور (قوم) مدین کی جانب ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا'' (حوالہ الاعراف۔۸۵)

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ''اور (قوم) مدین کی جانب ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا'' (حوالہ ھود۔۸۴)

شعیب علیہ السلام کی باتوں کا جواب یہ تھا قَالَ ٱلْمَلَأُ ٱلَّذِينَ ٱسْتَكْبَرُوا۟ مِن قَوْمِهِۦ ''ان کی قوم میں سے اہل ثروت طبقے کے سرداروں نے کہا لَنُخْرِجَنَّكَ يَـٰشُعَيْبُ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَآ ''ہم تجھے نکال دیں گے اے شعیب اور ان لوگوں کو بھی جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنے شہر میں سے أَوْ لَتَعُودُنَّ فِى مِلَّتِنَا ۚ یا پھر انہیں اپنے طریقے پر لائیں گے'' (حوالہ الاعراف۔۸۸) وَقَالَ ٱلْمَلَأُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِن قَوْمِهِۦ ''اور ان کی قوم میں سے انکار کرنے والے سرداروں نے لوگوں سے کہا لَئِنِ ٱتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَـٰسِرُونَ ۝ ''اگر تم نے شعیب کی اتباع کی تو تم خسارے میں رہنے والوں میں سے ہو گے'' (الاعراف۔۹۰)۔ کیا وجہ تھی کہ انکار کرنے والے سمجھتے تھے کہ وہ فائدہ میں رہیں گے اور شعیب علیہ السلام کی بات کو ماننے والے خسارے میں ہوں گے؟ وجہ یہ تھی کہ شعیب علیہ السلام ان سے یہ کہتے تھے فَأَوْفُوا۟ ٱلْكَيْلَ وَٱلْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا۟ ٱلنَّاسَ أَشْيَآءَهُمْ ''اس لئے ناپ اور تول پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دیا کرو'' (حوالہ الاعراف۔۸۵)

وَلَا تَنقُصُوا۟ ٱلْمِكْيَالَ وَٱلْمِيزَانَ ۚ ''اور ناپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو''۔ (حوالہ ھود۔۸۴)

وَيَـٰقَوْمِ أَوْفُوا۟ ٱلْمِكْيَالَ وَٱلْمِيزَانَ بِٱلْقِسْطِ ۖ ''اور اے قوم! ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو۔

وَلَا تَبْخَسُوا۟ ٱلنَّاسَ أَشْيَآءَهُمْ اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دیا کرو'' (حوالہ ھود۔۸۵)۔

شعیب علیہ السلام کے انداز بیان پر غور کریں تو واضح ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول آیات محکمات یعنی نصیحت اور حکم دینے والی باتوں کو ''فصل'' اور ''تصریف'' یعنی الگ الگ کر کے اور پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تا کہ سننے والے کو کسی قسم کا ابہام نہ رہے اور رشد اور کج واضح طور پر الگ الگ دکھائی دیں۔

ان دو مقام (الاعراف۔۸۵،ھود۔۸۴) پر یہ بتانے کے بعد کہ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ''اور مدین کی جانب ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو'' وہ بات بتائی گئی ہے جو شعیب علیہ السلام قوم سے کہتے تھے۔ یہی لوگ أَصْحَـٰبُ لْـَٔيْكَةِ تھے کہ یہ بات ان کے حوالے سے بھی یوں بتائی گئی

أَوۡفُواْ ٱلۡكَيۡلَ وَلَا تَكُونُواْ مِنَ ٱلۡمُخۡسِرِينَ ﴿١٨١﴾ ''ناپ پورا کرواور نقصان دینے والے نہ بنو۔

وَزِنُواْ بِٱلۡقِسۡطَاسِ ٱلۡمُسۡتَقِيمِ ﴿١٨٢﴾ اور بالکل برابر سیدھی صحیح ترازو سے تولا کرو۔

وَلَا تَبۡخَسُواْ ٱلنَّاسَ أَشۡيَآءَهُمۡ اورلوگوں کوان کی چیزیں کم کر کے نہ دیا کرو''۔(حوالہ الشعراء۔۱۸۱۔۱۸۳)

شعیب علیہ السلام نے کہا تھا وَيَٰقَوۡمِ لَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شِقَاقِيٓ 'اور اے میری قوم! میری مخالفت تمہیں یوں نہ اکسائے أَن يُصِيبَكُم مِّثۡلُ مَآ أَصَابَ قَوۡمَ نُوحٍ أَوۡ قَوۡمَ هُودٍ أَوۡ قَوۡمَ صَٰلِحٖۚ کہ تم پر ویسی ہی آفت آجائے جیسی قوم نوح، یا قوم ھود یا قوم صالح پر پڑی تھی۔ وَمَا قَوۡمُ لُوطٖ مِّنكُم بِبَعِيدٖ٥ اور قوم لوط تو تم سے کچھ زیادہ دور بھی نہیں''(ھود۔۸۹)۔لوط علیہ السلام کی قوم کے شہر کے متعلق بتایا ہے

وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٖ مُّقِيمٍ ﴿٧٦﴾

''اور وہ شہر ایک قائم راہ پر ہے''(الحجر۔۷۶)

شعیب علیہ السلام کی قوم کے شہر کی مماثلت اس شہر سے تھی

وَإِن كَانَ أَصۡحَٰبُ ٱلۡأَيۡكَةِ لَظَٰلِمِينَ ﴿٧٨﴾

''اور ٱلۡأَيۡكَةِ کے اصحاب ظالم تھے''۔

فَٱنتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٖ مُّبِينٖ ﴿٧٩﴾

''اس لئے ہم نے انہیں بھی ان کے جرم کی سزا دے دی۔اور یہ (إِنَّهُمَا) دونوں شہر کھلی راہ پر ہیں''(الحجر۔۷۸۔۷۹)

شعیب علیہ السلام کی قوم کے ایک گروہ نے بجائے رجوع کرنے کے خود ہی عذاب کی فرمائش کردی تھی۔

وَلَمَّا جَآءَ أَمۡرُنَا نَجَّيۡنَا شُعَيۡبٗا وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مَعَهُۥ بِرَحۡمَةٖ مِّنَّا

''پھر جب ہمارا حکم آن پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے شعیبؑ اوران کو جوان کے ساتھ ایمان لائے تھے بچالیا''(حوالہ ھود۔۹۴)

قوم ثمود اور قوم مدین کا انجام ایک جیسا تھا۔ ارشاد فرمایا

وَأَخَذَ ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ ٱلصَّيۡحَةُ فَأَصۡبَحُواْ فِى دِيَـٰرِهِمۡ جَـٰثِمِينَ ﴿٦٧﴾

كَأَن لَّمۡ يَغۡنَوۡاْ فِيهَآ (قوم ثمود کا انجام حوالہ ھود۔۶۷۔۶۸)

''اور ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے آن پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ ایسے جیسے وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے''

وَأَخَذَتِ ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ ٱلصَّيۡحَةُ ۝ فَأَصۡبَحُواْ فِى دِيَـٰرِهِمۡ جَـٰثِمِينَ ۝

كَأَن لَّمۡ يَغۡنَوۡاْ فِيهَآ (قوم مدین کا انجام حوالہ ھود۔۹۴۔۹۵)

''اور ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے آن پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ ایسے جیسے وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے''

فَأَخَذَتۡهُمُ ٱلرَّجۡفَةُ فَأَصۡبَحُواْ فِى دَارِهِمۡ جَـٰثِمِينَ ﴿٧٨﴾ (قوم ثمود کا انجام۔ الاعراف۔۷۸)

فَأَخَذَتۡهُمُ ٱلرَّجۡفَةُ فَأَصۡبَحُواْ فِى دَارِهِمۡ جَـٰثِمِينَ ﴿٩١﴾ (قوم مدین کا انجام۔ الاعراف۔۹۱)

''اس لئے زلزلے نے انہیں آن پکڑا اور وہ اپنے شہر میں اوندھے پڑے رہ گئے''۔

قوم ثمود کی طرح قوم مدین کو ملیامیٹ کر دینے والا خوفناک زلزلہ بھی دن کو آیا تھا۔ وہ ہلاک اور اوندھے دَارِهِمۡ ''ان کے شہر'' اور دِيَـٰرِهِمۡ ''ان کے گھروں میں'' ہوئے تھے۔

الحمد للہ اس بحث سے یہ نکتہ واضح ہو گیا ہے کہ عاد اور ثمود کی طرح وَإِلَىٰ مَدۡيَنَ أَخَاهُمۡ شُعَيۡبًاۚ میں مدین قوم کا نام ہے اس بستی کا نہیں جہاں موسیٰ علیہ السلام مصر سے فرار کے بعد گئے تھے۔ ہمیں طویل بحث محض اس لئے کرنی پڑی ہے کہ گمان سے بکثرت کہا گیا کہ مدین شعیب علیہ السلام کی قوم کا نام نہیں بلکہ اس شہر کا نام ہے جہاں وہ بستے تھے وگرنہ قرآنِ مجید نے تو دوٹوک بتایا ہوا ہے کہ مدین قوم ہی تھی۔ ارشاد فرمایا

أَلَا بُعۡدًا لِّمَدۡيَنَ كَمَا بَعِدَتۡ ثَمُودُ ۝

''سنو! دور دفع ہوئی مدین جیسے دور دفع ہوئی ثمود'' (حوالہ ھود۔۹۵)

شہر دور دفع نہیں ہوتے، عذاب کے بعد بھی شہر وہیں رہتے ہیں بلکہ ان میں بسنے والی قومیں ایسے دور دفع ہو جاتی ہیں جیسے وہ وہاں کبھی آباد رہے ہی نہ تھے۔

أَصۡحَـٰبُ مَدۡيَنَ اور وَإِلَىٰ مَدۡيَنَ أَخَاهُمۡ شُعَيۡبًاۗ میں مَدۡيَنَ شعیب علیہ السلام کی قوم کا نام ہے جن کا علاقہ، سکونت کا مقام ٱلۡأَيۡكَةِ تھا جو لوط علیہ السلام کی قوم کے شہر کی طرح کھلی شاہراہ پر تھا اور اس سے کچھ زیادہ دور بھی نہ تھا۔ قوم لوطؑ کے شہر کی جغرافیائی حدود کے متعلق یہ معلومات عطا کی گئی ہیں

وَمَا هِىَ مِنَ ٱلظَّـٰلِمِينَ بِبَعِيدٍ ۝

''اور وہ جگہ ان ظالموں (اس وقت کے مشرکین مکہ) سے کچھ دور بھی نہیں''

شعیب علیہ السلام نے لوگوں سے فرمایا تھا وَمَا قَوۡمُ لُوطٍ مِّنكُم بِبَعِيدٍ ۝

''اور قوم لوط تم لوگوں سے کچھ دور بھی نہیں'' (حوالہ ھود۔۸۳،۸۹)

اس طرح واضح ہے کہ جس شہر میں قوم لوط پر عذاب آیا تھا وہ مکہ مکرمہ سے بھی کچھ زیادہ دور نہیں اور اسی طرح شعیب علیہ السلام کی قوم کے گھنے درختوں والے شہر ٱلۡأَيۡكَةِ سے بھی زیادہ دور نہیں ہے یعنی ان دونوں شہروں سے اس کی مسافت تقریباً ایک جیسی ہے۔ شعیب علیہ السلام کی قوم أَصۡحَـٰبُ مَدۡيَنَ ان اقوام میں سے ایک تھی جن پر عذاب آیا تھا۔ یہ أَصۡحَـٰبُ لۡـَٔيۡكَةِ تھے۔ فرمایا

جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهۡزُومٌ مِّنَ ٱلۡأَحۡزَابِ ﴿١١﴾

''سب لشکروں میں جو لشکر یہاں ہے شکست کھا کے رہے گا۔

كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرۡعَوۡنُ ذُو ٱلۡأَوۡتَادِ ﴿١٢﴾

ان سے پہلے قوم نوح، عاد اور شان و شوکت والے فرعون نے جھٹلایا

وَثَمُودُ وَقَوۡمُ لُوطٍ وَأَصۡحَـٰبُ لۡـَٔيۡكَةِۚ أُوْلَـٰٓئِكَ ٱلۡأَحۡزَابُ ﴿١٣﴾

اور ثمود، قوم لوط اور اصحاب ٱلۡأَيۡكَةِ نے جھٹلایا۔ وہ تھے لشکر۔

إِن كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ ٱلرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿١٤﴾

ان سب نے ہی رسولوں کو جھٹلایا (سورۃ ص۔۱۱۔۱۴)

كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوحٍ وَأَصۡحَـٰبُ ٱلرَّسِّ وَثَمُودُ ﴿١٢﴾

ان سے قبل جھٹلایا قوم نوح، أَصۡحَـٰبُ ٱلرَّسِّ اور ثمود نے۔

وَعَادٌ وَفِرۡعَوۡنُ وَإِخۡوَٲنُ لُوطٍ ﴿١٣﴾

اور عاد، فرعون اور لوط (علیہ السلام) کے بھائیوں نے

وَأَصْحَٰبُ ٱلْأَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۚ كُلٌّ كَذَّبَ ٱلرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدِ ﴿١٤﴾

اور اصحاب ٱلْأَيْكَةِ اور قوم تبع نے۔ سب نے رسولوں کو جھٹلایا اور میری تنبیہ (عذاب) سچ ہوگئی'' (سورۃ ق۔۱۲۔۱۴)

ان آیات میں شعیب علیہ السلام کی قوم أَصْحَٰبُ مَدْيَنَ پر عذاب کا ذکر نہیں ہے بلکہ اس قوم کو عذاب پانے والی قوموں میں یوں شمار فرمایا أَصْحَٰبُ لْـَٔيْكَةِ ،اصحاب ٱلْأَيْكَةِ جس سے واضح ہے کہ شعیب علیہ السلام کی قوم شہر ٱلْأَيْكَةِ میں بستی تھی جو ایک ایسی راہ، مقام پر واقع تھا جہاں سے لوگوں کا عام گزر رہتا ہے اور لوط علیہ السلام کی قوم کے شہر سے زیادہ دور نہیں ہے۔

ماضی کی تاریخ یوں بتائی

فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ

''ہاں! بالآخر دور دفع ہوتی وہ قوم جو ایمان نہ لاتی'' (حوالہ المومنون۔۴۴)

ان قوموں کی جڑ کاٹ دی جاتی تھی۔ انہیں ملیامیٹ کر دیا جاتا تھا

لَا يُرَىٰٓ إِلَّا مَسَٰكِنُهُمْ ۚ

''ان کے مساکن (گھروں، بستی) کے سوا کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا تھا'' (حوالہ الاحقاف۔۲۵)

قوم نوحؑ، عاد، ثمود، قوم لوطؑ اور شعیب علیہ السلام کی قوم مدین کے متعلق بتانے کے بعد فرمایا:

ذَٰلِكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْقُرَىٰ نَقُصُّهُۥ عَلَيْكَ ۖ مِنْهَا قَآئِمٌ وَحَصِيدٌ ﴿١٠٠﴾

''یہ ان بستیوں کی کچھ خبریں ہیں جو ہم آپ (علیہ ﷺ) کو سنا رہے ہیں، ان بستیوں میں قائم بھی ہیں اور اجڑی ہوئی بھی'' (ھود۔۱۰۰)

یہ بستیاں سمجھدار اور سننے والوں کیلئے باعث عبرت ہیں

أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ ٱلْقُرُونِ يَمْشُونَ فِى مَسَٰكِنِهِمْ ۗ (حوالہ طٰہٰ۔۱۲۸)

أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّنَ ٱلْقُرُونِ يَمْشُونَ فِى مَسَٰكِنِهِمْ ۚ (حوالہ السجدہ ۲۶)

''تو کیا انہیں اس بات سے ہدایت نہیں ملی کہ ان لوگوں سے قبل ہم نے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر دیا تھا
جن کے ٹھکانوں، مساکن میں وہ چلتے پھرتے ہیں''

قرآنِ مجید نے بتایا وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ''اور (قوم) مدین کی جانب ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا''

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمُ ٱلرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُواْ فِى دَارِهِمْ جَـٰثِمِينَ ﴿٣٧﴾

''پھرانہوں نے انہیں (شعیب علیہ السلام) جھٹلا دیا۔اس لئے زلزلے نے انہیں آن پکڑااوروہ اپنے شہر میں اوندھے پڑے رہ گئے

وَعَادًا وَثَمُودَاْ وَقَد تَّبَيَّنَ لَكُم مِّن مَّسَـٰكِنِهِمْ

اور (یہی حقیقت قوم) عاد اور ثمود کی ہے۔اوران کے مساکن سے تمہارے لئے یہ بات واضح ہے'' (حوالہ العنکبوت۔٣٦۔٣٨)

ہمارے لئے یہ بات کہ ان تین اقوام کو عذاب سے ہلاک کر دیا گیا تھا ان اقوام کے مساکن کو تلاش کر کے دیکھنے سے بالکل واضح ہو جائے گی۔قرآنِ مجید نے ان تینوں اقوام کے مساکن،شہر ہمیں بتائے ہیں۔قوم عاد کا مسکن،شہر ''ارم'' بتایا گیا ہے۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾ إِرَمَ ذَاتِ ٱلْعِمَادِ ﴿٧﴾

''کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے عاد کا کیا حال کیا۔(بستی) ارم کو صاحب ستون بنانے والوں کا

ٱلَّتِى لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِى ٱلْبِلَـٰدِ ﴿٨﴾

جس کی مثل دوسرے شہروں میں نہیں بنائی گئی'' (الفجر۔٦۔٨)

قوم ثمود کا مسکن بھی بتایا ہے

وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَـٰبُ ٱلْحِجْرِ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿٨٠﴾

''اور ماضی میں (قوم لوط علیہ السلام اور أَصْحَـٰبُ لْـَٔيْكَةِ سے پہلے) حجر والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا

وَءَاتَيْنَـٰهُمْ ءَايَـٰتِنَا فَكَانُواْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٨١﴾

حالانکہ ہم نے انہیں اپنی نشانیاں دیں مگر وہ ان سے کنارہ کش رہے

وَكَانُواْ يَنْحِتُونَ مِنَ ٱلْجِبَالِ بُيُوتًا ءَامِنِينَ ﴿٨٢﴾

اور امن (سکون، بے خوفی) سے پہاڑوں میں گھر تراشتے رہے۔

فَأَخَذَتْهُمُ ٱلصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ﴿٨٣﴾ فَمَآ أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَكْسِبُونَ ﴿٨٤﴾

پھر صبح ان کے دیکھتے دیکھتے چنگھاڑ نے انہیں آن پکڑا۔ اور جو کمائی وہ کرتے تھے ان کے کام نہ آئی'' (الحجر۔٨٠۔٨٤)

سورۃ الحجر میں قوم لوط علیہ السلام اور أَصْحَـٰبُ لْـَٔيْكَةِ (قوم مدین) کے مساکن کا ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ ان سے قبل ماضی میں أَصْحَـٰبُ ٱلْحِجْرِ نے بھی رسولوں کو جھٹلایا تھا۔اوران کے متعلق بتایا کہ پہاڑوں میں گھر تراشتے تھے۔قوم ثمود کا مسکن ٱلْحِجْرِ تھا کہ ان کے متعلق بتایا گیا کہ پہاڑوں میں فخر سے گھر بناتے تھے اور ان پر عذاب رات کو سوتے وقت نہیں بلکہ ان

کے دیکھتے دیکھتے آیا تھا۔ مئورخین اور ماہرین آثار قدیمہ نے قوم ثمود اوران کے مسکن کے متعلق حقائق تو عرصہ دراز سے بتائے ہوئے تھے لیکن شہر ''ارم'' کی دریافت بظاہر پچھلی صدی کی آخری دہائی میں ہوئی مگر یونانی۔ مصری نژاد جغرافیہ دان ''ٹالمی'' (Greek-Egyption Geographer Ptolmy) کے دوسری صدی عیسوی میں بنائے ہوئے نقشے میں اس شہر کے مقام کی نشاندہی کی گئی تھی۔ جب قوم عاد اور ثمود کا مسکن بتایا گیا ہے تو قرآنِ مجید نے شعیب علیہ السلام کی قوم مدین کا مسکن بھی بتاناتھا کیونکہ ان کے مساکن کے متعلق فرمایا کہ ان سے ان کا عذاب سے ہلاک ہونا ''تم لوگوں پر واضح ہے''۔ قوم مدین کا مسکن ٱلۡأَيۡكَةِ بتایا گیا ہے۔ اس کے مقام کی نشاندہی یوں بتائی گئی ہے کہ قوم لوطؑ کے مسکن کی طرح یہ بھی ایک ایسی گزرگاہ، مقام پر واقع تھا جہاں سے لوگوں کا عام گزر ہوتا ہے۔ اور اس کے مقام کا تعین یوں کیا گیا کہ یہ لوط علیہ السلام کی قوم کے شہر سے زیادہ دور نہیں تھا جیسے مکۃ المکرّمہ کے اس وقت کے ظالموں سے زیادہ دور نہیں تھا۔ ان نشانیوں کا علم ہوتے ہوئے شعیب علیہ السلام کی قوم مدین کے مسکن، شہر ٱلۡأَيۡكَةِ کو دریافت کرنا کوئی زیادہ مشکل کام تو نہیں ہونا چاہئے اگر ماہرین آثار قدیمہ اسے ڈھونڈ نکالنے میں دلچسپی لیں کیونکہ لوط علیہ السلام کی قوم کے شہر، مسکن کے متعلق یہ بھی بتایا ہے

وَلَقَد تَّرَكۡنَا مِنۡهَآ ءَايَةَۢ بَيِّنَةٗ لِّقَوۡمٖ يَعۡقِلُونَ ﴿٣٥﴾

''اور ہم نے اس شہر میں عقل وفکر سے کام لینے والوں کیلئے ایک واضح نشانی چھوڑ دی ہے'' (العنکبوت۔۳۵)

وَتَرَكۡنَا فِيهَآ ءَايَةٗ لِّلَّذِينَ يَخَافُونَ ٱلۡعَذَابَ ٱلۡأَلِيمَ ﴿٣٧﴾

''اور ہم نے اس شہر میں ایسے لوگوں کیلئے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ایک نشانی چھوڑ دی'' (الذاریات۔۳۷)۔

آثار قدیمہ کے ماہرین اس تباہ شدہ شہر کو بحر مردار (Dead Sea-Lake of Lut) میں زیر آب بتاتے ہیں۔ اردن اور اسرائیل کی سرحد پر واقع ہے۔ لمبائی تقریباً اسی کلومیٹر اور چوڑائی اٹھارہ کلومیٹر ہے (Area 1,020 sq km (394 sq mi)۔ زمین پر سطح سمندر سے پست ترین مقام ہے (تقریباً ۱۳۴۰ فٹ)۔ سمندر کے پانیوں سے تقریباً سات گنا نمکین ہونے کی بناء پر اس میں زندگی ناپید ہے اور اسی بناء پر، بحر مردار ہے۔ اس میں سے پانی کا خروج نہیں ہوتا اور دریائے اردن کا داخل ہونے والا پانی صرف بخارات (evaporation) کی صورت اڑتا ہے۔ اللہ کی پناہ! اس جھیل اور لوط علیہ السلام کی قوم کے فعل میں کس قدر مماثلت ہے۔ جھیل میں زندگی ناپید اور جو کچھ وہ کرتے تھے اس میں بھی زندگی وجود نہیں لے سکتی تھی۔ اور اگر اس فعل کے نتیجے میں (مفعول، عورت یا مرد میں) کچھ پیدا ہوسکتا تھا تو اس کی نوعیت بھی وہی ہے جو اس جھیل میں زندہ رہ سکتے ہیں اور وہ چند قسموں کے خوردبین سے دکھائی دینے والے جراثیم، کیڑے (microbes) جو بیماری پیدا کرتے ہیں۔ اس جھیل کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ یہ چیزوں کو اوپر سطح پر لے آتی ہے (buoyant) اور انسانی جسم اس کی سطح پر آسانی سے تیرتا (float) کرتا ہے ''ڈوبتا'' نہیں۔ ڈوبنے والی شئے ساکن ہوجاتی ہے۔ حالت سکون اور سطح پر بہتے رہنے میں فرق آپ سمجھ رہے ہیں!